رکھ رکھاؤ کے انسان تھے، مرحوم جامعہ ملیہ کی تاریخ کا ایک باب تھے وہ ایک شخص نہیں بلکہ ایک داستان اور ایک کہانی تھے، حیف کہ اب یہ کہانی ختم ہوگئی، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے

مسلمانوں میں شادی بیاہ کی نہایت بیہودہ اور افسوسناک جو رسومات رائج ہیں اور جنھوں نے اُن کو اقتصادی اور معاشی اعتبار سے نہایت زبوں حال کرنے کے علاوہ ان کی معاشرت اور اجتماعی زندگی کو پراگندہ اور منتشر کردیا ہے اُن کے خلاف علما عموماً اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی خصوصاً سخت احتجاج اور مسلمانوں کو سرزنش اور تنبیہ کرتے رہے لیکن مجموعی طور پر انھیں کوئی عبرت نہیں ہوتی۔ چنانچہ جو لوگ مال دار اور خوش حال ہیں وہ اس موقع پر اپنی شانِ امارت کا مظاہرہ کرنے کے لئے حد سے زیادہ اسراف و تبذیر کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں لڑکی کا مہر، اُس کا جہیز، دعوت، آرائش و زیبائش اور دھوم دھڑکہ پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں، اور جو لوگ متوسط الحال یا غریب ہیں وہ قرض ادہار، کے چکر میں اس طرح پھنس جاتے ہیں کہ عمر بھر اُس سے گلو خلاصی ممکن نہیں ہوتی، علاوہ ازیں بہار اور بنگال کے مسلمانوں میں تلک کی رسم کا جو رواج ہے وہ اس قدر شنیع اور قبیح فعل ہے کہ اُس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے اس رسم کا اثر یہ ہے کہ ہزاروں گھروں میں لائق و قابل، تندرست اور قبول صورت جوان لڑکیاں محض اس لیے بن بیاہی بیٹھی ہوئی ہیں کہ اُن کے ماں باپ کم استطاعت ہونے کے باعث اُن کے لیۓ شادی کے نیلام بازار سے کوئی لڑکا

خرید کر نہیں لا سکتے، جو حضرات برہان کے مسلسل قاری ہیں اُن کو یاد ہوگا کہ ایک زمانہ میں برہان نے اس رسم کے خلاف قلمی جہاد شروع کیا تھا اور متعدد اشاعتوں میں اس پر نظرات لکھے تھے جو اُس وقت کافی مقبول ہوئے اور ملک کے طول و عرض میں اُن کا بڑا چرچا ہوا۔

شادی بیاہ کی یہ بیہودہ رسومات یوں تو ہندوستان کی سب قوموں میں ہی پائی جاتی ہیں ___ بلکہ سچ یہ ہے کہ مسلمانوں نے یہ رسومات ہندوؤں سے ہی لی ہیں ___ لیکن مسلمانوں کے لئے یہ رسومات خاص طور پر مایۂ ہزار افسوس و لائق مذمت ہیں، کیوں کہ یہ چیزیں اسلام کی تعلیمات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ و مبارکہ اور صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کے تعامل کے سر تا سر خلاف اور اُن کی ضد ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان رسومات کے انسداد کے لئے حکومت خود قانونی اقدام کر رہی ہے، شریمتی اندرا گاندھی اپنی تقریروں میں بار بار ان کی مذمت کر رہی ہیں اور اُس کا اثر یہ ہے کہ پورا نوجوان طبقہ بیدار ہوگیا اور ملک گیر پیمانہ پر ان رسومات کے خلاف وہ تحریک چلا رہا ہے، مسلمان نوجوان طبقہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، چنانچہ ابھی حال میں بنگلور سے ہمیں جو ایک جہازی سائز کا اشتہار "شادیاں" کے عنوان سے موصول ہوا ہے اُس سے یہ

معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ وہاں چند پر جوش نوجوانوں نے ایک انجمن خاص اسی غرض سے بنائی ہے کہ شریعتِ اسلام کی تعلیم کے مطابق نکاح کو نہایت سادگی سے انجام دینے کا رواج قائم کریں اور اس سلسلہ میں اگر کسی کو کوئی دشواری ہو تو اُس کو دور کریں، مزید مسرت اس بات سے ہوتی کہ اس انجمن کا دائرۂ کار روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ انجمن کا یہ اقدام نہایت مبارک، برمحل اور بروقت ہے دوسری ریاستوں کے نوجوان اور فعال مسلمانوں کو بھی اپنی اپنی ریاستوں میں ایسی انجمنیں قائم کرنی چاہئیں۔

ہر اچھا کام جب بھی کیا جائے اچھا ہی ہے، لیکن اپنا یہ روحانی کرب و اضطراب چھپایا نہیں جاتا کہ جن امورِ خیر میں مسلمانوں کو پیش قدمی کرنی چاہیئے تھی آج وہ اُنھیں امرِ جنبی کے دباؤ میں کررہے ہیں۔

گزارش

خریداری بُرہان یا ندوۃ المصنّفین کی ممبری کے سلسلے میں خط و کتابت کرتے وقت یا منی آرڈر کوپن پر برہان کی چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں۔ تاکہ تعمیلِ ارشاد میں تاخیر نہ ہو۔ اس وقت بے حد دشواری ہوتی ہے جب ایسے موقع پر آپ صرف نام لکھنے پر اکتفا کرلیتے ہیں۔